

50014 - قرض کی زکاة کا حکم، اور کیا وہ مال کے علاوہ نکالنا ہو گی ؟

سوال

میرے بھائی نے مجھ سے پانچ ہزار ریال اور میری بہن نے پانچ سو ریال قرض لے رکھے ہیں، میں ہمیشہ رمضان المبارک میں زکاة نکالتا ہوں، تو کیا میں اس قرض کی زکاة بھی نکالوں؟ اور کیا میں زکاة کی یہ رقم روزہ افطاری فنڈ میں یا پھر دعوتی سینٹر کے لیے وقف کردہ بلڈنگ میں صرف کر سکتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

دائمى فتوى كمىٲى كے علماء كرام كا كہنا ہے كہ:

اگر مقروض شخص تنگ دست ہو یا پھر تنگ دست تو نہیں لیکن وہ قرض کی ادائیگی میں لیت و لعل سے كام لیتا ہے، اور قرض خواہ شخص اس سے اپنا قرض وصول نہیں كرسكتا، كہ یا تو اس كے پاس اتنے ثبوت نہیں كہ وہ قاضى كے سامنے ثابت كر كے اپنا قرض واپس لے سكے، یا پھر اس كے پاس ثبوت تو ہیں لیكن ایسا حكمران نہیں ہے جو اسے اس كا حق واپس لے كر دے، جیسا كہ اس وقت بعض ممالك میں ہے كہ حقوق كى كوئى حفاظت كرنے والا نہیں، تو اس صورت میں قرض خواہ شخص پر اس وقت ہى زكاة واجب ہوگی جب اسے اپنا مال واپس لئے ہوئے ايك سال كا عرصہ كزر جائے۔

اور اگر مقروض شخص تنگ دست نہ ہو بلکہ مال والا ہے، اور اس سے قرض واپس لینا ممكن بھی ہو تو جب بھی اس پر سال كزرے اور وہ قرض بذاتہ نصاب تك پہنچے یا اسے دوسرے مال كے ساتھ ملانے پر نصاب پورا ہوتا ہو تو قرض خواہ پر اس كى زكاة ہر سال واجب ہے۔

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (191 / 9)

دوم:

جس شخص کے مال میں زکاة واجب ہو چکی ہو تو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ غیر شرعی مصارف میں زکاة کا مال صرف کرے، بلکہ اسے صرف شرعی مصارف میں ہی صرف کرنا ہو گا، اور یہ شرعی مصارف سوال نمبر (6977 کے جواب میں بیان ہو چکے ہیں۔

لہذا زکاة کا مال روزہ افطاری کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا، اور نہ ہی دعوتی سینٹر کے لیے وقف کردہ بلڈنگ میں صرف ہو سکتی ہے، کیونکہ یہ زکاة کے آٹھ مصارف میں شامل نہیں ہے جن کی اللہ تعالیٰ نے [سورة التوبة کی آیت نمبر ساٹھ میں] تحدید کی ہے۔

اور مساجد، اور مدارس کی تعمیر میں زکاة ادا کرنے کے عدم جواز کے کئی ایک جوابات گزر چکے ہیں، اور اسی طرح قرآن مجید کی نشرو اشاعت میں بھی جائز نہیں، لہذا آپ سوال نمبر (13734) اور (21797) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ اعلم .